سوال

ادراج کرنے ے ک والی حدیث کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام بخاری کی کتاب التاریخ الکبیر میں صحیح سند کے ساتھ امام ربیعہ بن عبدالرحمنؒ کا قول منقول ہے کہ امام زہریؒ حدیث میں اِدراج کیا کرتے تھے۔ سوال ہے کہ کیا اِدراج کرنے والے کی حدیث صحیح ہوتی ہے؟ اگرہاں، توکیا اس کی حدیث پرکہاں تک عمل کیا جائے؟۔ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راقم کے خیال میں امام زہری رحمہ اللہ کی طرف جس ادراج کی نسبت ثابت ہے، وہ جواز کے درجے میں داخل ہے۔ یعنی حدیث کے غریب الفاظ کی شرح کرنا۔

پس یہ بات تو صحیح ہے کہ کسی حدیث کے متن میں اپنی طرف سے جان بوجھ کرکچھ اضافہ کردینا حرام ہے لیکن ادراج کی ایک قسم وہ بھی ہے جوکہ جائزہے' اور وہ یہ کہ کوئی راوی احادیث کے غریب الفاظ کی تشریح میں کچھ الفاظ اس طرح بیان کرے کہ وہ حدیث کا حصہ معلوم ہوں۔ امام زہری کے ادراج کی نوعیت بھی یہی ہے' جیساکہ امام سیوطی کی درج ذیل عبارت سے واضح ہورہاہے۔ امام سیوطی لکھتے ہیں:

وعندی ماأدرج لتفسیر غریب لایمنع ولذلک فعله الزهری وغیر واحد من الأئمة

''اور میرے نزدیک کسی غریب لفظ کی تشریح کےلیے جوادراج کیا جائے وہ ممنوع نہیں،اس کے پیش نظر امام زہری اور دوسرے ائمۂ حدیث نے ادراج کی اس صورت کو استعمال کیا ہے (تدریب الراوی: جلد۱' ص ۲۳۱)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی